سلسلہ تبلیغ نمبر

ایڈیشن ـــ ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل و مسائل

رمضان المبارک

مع

التحقیق فی رکعات التراویح

مرتبہ:
حافظ عبد الغنی
مدیر کلیۃ القرآن والحدیث اسحاق آباد
چوک چورہٹہ ڈیرہ غازی خان پاکستان

دولت کے پجاری کا انجام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (ایک بڑے دولت مند مگر کنجوس) آدمی کو پکڑ کر بکری کے بچے کی طرح گھسیٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے ! میں نے تجھے دولت، عزت، شہرت اور بے شمار انعامات سے نوازا تھا تو نے انہیں کہاں خرچ کیا؟ انسان عرض کرے گا اے میرے رب ! میں تو دولت جمع کر کے بڑھاتا رہا اور مرتے وقت کئی گنا بڑھا چڑھا کر پیچھے چھوڑ آیا ہوں اگر مجھے ایک بار دنیا میں واپس جانے دیا جائے تو وہ ساری دولت تیرے نام پر نچھاور کر کے آؤں؟ مگر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے تو وہ مال دکھا جو تو اپنی زندگی میں میرے نام پر دے آیا ہے؟ انسان دوبارہ عرض کرے گا کہ میں پہلے تو تیرے نام پر کچھ بھی دے کر نہیں آیا اگر ایک بار پھر دنیا میں بھیجے تو ساری دولت تیرے نام پر خرچ کر کے آ جاؤں گا آخر کار جب دنیا کا پجاری اور کنجوس اپنے ہاتھ سے اللہ کے نام پر خرچ کیا ہوا کچھ بھی نہ دکھا سکے گا تو اس کو اٹھا کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ (مشکوۃ کتاب الرقاق ص ۴۴۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جو ہر عاقل، بالغ تندرست مقیم مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ " (سورۃ البقرۃ) ترجمہ : اے ایمان والو! روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا۔

"رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَہٗ (ترمذی)"

ذلیل و خوار ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا لیکن اس نے (روزے رکھ کر اور توبہ استغفار کر کے) اپنے گناہ نہیں بخشوائے اور پورا رمضان شریف یونہی گذر گیا۔

(۳) ایک مرتبہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۷"

ترجمہ : جس شخص نے بغیر کسی شرعی عذر اور مرض کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا بعد میں اس کے بدلے اگر ساری زندگی بھی روزے رکھے تو ثواب میں اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔

(۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِیْ رَمَضَانَ لَتَمَنَّتْ اُمَّتِیْ اَنْ تَکُوْنَ السَّنَۃُ کُلُّھَا رَمَضَانَ"

(ترغیب و بیہقی) ترجمہ : اگر اللہ کے بندے رمضان شریف کی فضیلت معلوم کر لیتے تو میری اُمت سارا سال رمضان شریف کی خواہش مند ہوتی

یہی وجہ ہے فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں۔
قَوَاعِدُ الدِّیْنِ ثَلٰثَۃٌ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّوْمُ رَمَضَانَ مَنْ تَرَکَ وَاحِدَۃً مِّنْہُنَّ فَہُوَ کَافِرٌ (کتاب الجمائر)

ترجمہ: اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے یعنی (۱) توحید و رسالت (۲) نماز (۳) رمضان المبارک کے روزے اگر کسی نے جان بوجھ کر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اس لیے تمام مسلمان مرد و خواتین اس مقدس مہینے کو غنیمت سمجھ کر اس کے روزے رکھیں اور اس کا احترام کریں۔ کیا معلوم کہ یہ رمضان شریف آپ کی زندگی کا آخری رمضان ہو کیونکہ ست آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں، سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

روزہ رکھنے کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ، ترجمہ: جو آدمی ایمان کی حالت میں اور ثواب سمجھ کر رمضان المبارک کے روزے رکھے یا لیلۃ القدر والی رات عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

روزے کا احترام

روزے دار کا بد کلامی گالیاں دینے اور کسی کی غیبت سے پرہیز کرنا ازحد ضروری ہے کیونکہ جب وہ رضا الٰہی کے لیے صبح سے شام تک رزقِ حلال کھانے سے پرہیز کرتا ہے اور حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کرتا ہے تو جو چیز پہلے ہی ناجائز و حرام ہیں وہ روزے کی حالت میں کیسے جائز ہو سکتی ہیں؟ روزے کی حالت میں فحش کلامی اور بد زبانی کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت منع فرمایا ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے۔
"مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ" (بخاری ومسلم) ترجمہ: جس آدمی نے جھوٹ

اور فحش گوئی سے اجتناب نہیں کیا تو اس کا کھانا پینا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کام کا نہیں ہے۔

افطاری میں جلدی کرنی چاہیئے۔ آفتاب کے غروب ہونے کے بعد روزہ کھولنے کا وقت ہے اس لیے روزہ کھولنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جب تک لوگ افطاری کرنے میں جلدی کریں گے ان کا دین ہمیشہ غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ افطاری میں تاخیر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے وہ بندے زیادہ پیارے ہیں جو افطاری کرنے میں جلدی کرتے ہیں (ترمذی)

(۲) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مشرق کی طرف رات کے آثار نمودار ہو جائیں اور مغرب کی طرف آفتاب غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

روزہ افطار کرنے کی دعا "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ" (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں۔

(۲) جب روزہ افطار کر لیں تو پھر یہ دعا پڑھیں۔

"ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ"

ترجمہ: پیاس بجھ گئی۔ رگیں تر ہو گئیں انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا (ابوداؤد)

روزہ افطار کرانے کا ثواب کسی دوسرے روزہ دار کا روزہ کھلوانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ عزیز و اقارب کے روزہ افطار کرانے کے ساتھ ساتھ فقراء و مساکین اور بیوہ عورتوں کے یہاں اور مساجد میں بھی افطاری بھیج کر ثواب اخروی میں سبقت کرنی چاہیئے نبی پاکؐ کا ارشاد ہے جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کے بدلے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اس کو دوزخ سے آزاد کر دیا جائے گا۔

اور اس کو روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب بھی ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب اس قدر طاقت نہیں رکھتے کہ روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا سکیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی غریب آدمی خلوص نیت کے ساتھ ایک گھونٹ دودھ، لسی یا کھجور کا ایک دانہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سادہ پانی کا صرف ایک گھونٹ ہی پلادے تو اس کو بھی اس کا ثواب ہوگا (مشکوٰۃ) سبحان اللہ ملاحظہ فرمایا آپ نے روزہ افطار کرانے کا ثواب کس قدر ہے۔

وہ کام جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) جان بوجھ کا کھانا پینا۔ (۲) حیض و نفاس کا آنا۔ (۳) جماع کرنا (۴) جان بوجھ کرقے کرنا (۵) پان بیڑی اور حقہ پینا (۶) حقنہ کرانا

وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(۱) مسواک کرنا (۲) سرمہ تیل خوشبو لوٹیکا لگانا بشرطیکہ قوت کا کام دے بہتر یہ ہے کہ اگر روزے کے دوران سخت بیمار ہو جائے تو روزہ توڑ کر اپنا علاج کرلیا جائے بعد میں اس کی قضا دے۔ (۴) دن کے وقت احتلام کا ہو جانا۔ (۵) خود بخود قے آنا (۶) مکھی کا حلق میں چلا جانا (۷) بھول چوک کر کھا پی لینا

روزہ توڑنے کا کفارہ

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں (۱) غلام آزاد کیا جائے۔ (۲) ساٹھ دن تک مسلسل روزے رکھے جائیں (۳) ساٹھ مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ایک دن کے خرچ کے حساب سے مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا نقد رقم دی جائے۔

کن پر روزہ فرض نہیں

بیمار، مسافر، حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی) اگر روزہ رکھنے میں دقت محسوس کریں تو روزہ نہ رکھیں، البتہ بیمار تندرست ہو کر، مسافر گھر واپس آکر، حاملہ وضع حمل کے بعد اور دودھ پلانے والی دودھ چھڑانے کے بعد چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا ضرور کریں۔ اسی طرح وہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں جو

زیادہ کمزوری کی وجہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو وہ ایک روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ (بخاری)

اعتکاف کے مسائل اور ثواب

اعتکاف کے لغوی معنی ٹھہرنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں دُنیا کے کاروبار چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے وصال والے سال آپؐ نے دس دن کی بجائے بیس دن کا اعتکاف فرمایا (بخاری ومسلم)

اعتکاف میں کثرت نوافل، تلاوتِ قرآن مجید، ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اعتکاف کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے جس نے دس دن اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ملے گا (بیہقی) اعتکاف کرنے والا بغیر کسی مجبوری کے مسجد سے باہر نہ نکلے البتہ قضائے حاجت اور نمازِ جمعہ کے لیے نکلنا جائز ہے۔ مرد کی طرح عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔ معتکف ۲۱، رمضان المبارک کو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو اور چاند دیکھ کر باہر نکلے۔

التحقیق فی رکعات التراویح

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے جس کے معنی آرام کرنا، سستانا آتا ہے رات کو بعد نماز عشاء صبح صادق سے پہلے جو نفلی نماز پڑھی جاتی ہے اس کو ابتدائے اسلام میں قیام اللیل، تہجد اور رمضان المبارک کی نسبت سے قیام رمضان بھی کہا جاتا تھا۔ کتبِ احادیث میں اسی نام سے اس کے باب شہ سرخیوں سے موجود ہیں اور تراویح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے خود صرف تین راتیں ہی پڑھائیں۔ بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پر اس کی جماعت کا اہتمام فرمایا۔ تراویح میں چونکہ لمبی قرأت کی وجہ سے طویل قیام کرنا پڑتا تھا۔ (قاری ایک رکعت میں دو سو آیتیں یا آٹھ رکعات میں پوری سورۃ البقرہ پڑھتا تھا۔ مشکوۃ ص ۱۱۵) تو اس

قدر طویل قیام کی وجہ سے صحابہ کرامؓ چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لیتے تو یوں اس نفلی عبادت کا نام قیام رمضان سے تراویح پڑ گیا۔
(سنن بیہقی ج ۲ ص ۴۹۷)

تراویح پڑھنے کا ثواب

۱۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان المبارک میں تراویح ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے پڑھیں یا ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کی تمام رات عبادت کی تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم) ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز انسان کو اس کے دو نیک عمل جہنم میں جانے سے بچائیں گے۔ ۱۔ روزہ ۲۔ قرآن مجید، روزہ کہے گا اے اللہ یہ بندہ میری خاطر دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے رکا رہا اور قرآن مجید کہے گا اے اللہ! یہ بندہ روزہ کے سبب کمزور ہونے کے باوجود رات کو تراویح میں مجھے پڑھتا اور سنتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے روزہ اور قرآن مجید کی سفارش پر جہنم سے آزاد فرمائیں گے۔
(مشکوٰۃ ص ۱۷۳) ۳۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تراویح با جماعت ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام رات عبادت کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔
(ابن ماجہ باب قیام شہر رمضان)

مسنون رکعات تراویح آٹھ ہیں یا بیس

آٹھ اور بیس تراویح کا مسئلہ ہمارے ملک میں خوامخواہ کی بحث اور اُلجھاؤ کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کی اشد ضرورت ہے تاکہ حقیقت سب پہ واضح ہو جائے اس سلسلہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ہمیں تمام اختلافی امور اور تنازعات میں ایک سنہری اصول بتایا ہے "وَ اِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ" سورۃ النسآء آیت ۵۹ ترجمہ: اگر کسی معاملے میں تمہارے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں تو (اس کا حل صرف یہ ہے کہ) اسے کتاب اللہ اور سنت رسول کی طرف لٹاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو تو۔ لہٰذا ہم بھی سب سے پہلے یہ مسئلہ حدیث شریف میں دیکھتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سرکاری حکم کا جائزہ لیں گے اور اس کے بعد اس کی تائید میں مزید چند مستند علماء احناف کے اقوال بھی پیش کریں گے کیونکہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ ؎ اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن۔ پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو صدق دل سے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین اور قیامت کے روز حاملین کتاب و سنت کے گروہ سے اُٹھائے۔ ثم آمین۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ترجمہ: اس پہ بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں تو کہہ دے مجھے تو بس اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عظیم عرش کا مالک ہے۔ (۱۲۹ سورۃ توبہ)

آٹھ رکعات تراویح کا احادیث سے ثبوت

پہلی دلیل: عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن انہ سأل عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ.... الخ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد یا تراویح میں کتنی رکعات پڑھتے تھے تو اماں عائشہؓ نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات ہی پڑھتے تھے، آپؐ پہلے چار رکعت پڑھتے اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے اس کے بعد پھر تین رکعات پڑھتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۴ و صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۴)

دوسری دلیل رمضان المبارک میں ایک بار حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ رات میرے ساتھ عجیب واقعہ پیش آیا مجھے میرے گھر کی خواتین نے کہا ہم زیادہ قرآن تلاوت نہیں کر سکتیں لہذا آج رات آپ ہی ہمیں تراویح میں قرآن مجید سنائیں چنانچہ میں نے انہیں آٹھ رکعات تراویح اور وتر پڑھائے (یعنی کیا میں نے پوری تراویح پڑھائیں) تو آپؐ نے تمام واقعہ سن کر خاموشی اختیار کی (جو رضامندی کی علامت ہے)

(قیام اللیل امام مروزی)

تیسری دلیل

عن جابرؓ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعات ثم اوتر (الحدیث)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رمضان المبارک میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات تراویح اور اس کے بعد وتر پڑھائے (ابن حبان بن خزیمہ) یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور کسی محدث نے اس حدیث کو ضعیف نہیں لکھا۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول صـ۶۳۵)

تراویح کے بارے میں حضرت عمرؓ کا سرکاری حکم کیا تھا۔

عن السائب بن یزید انہ قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیم الداری ان یقوما للناس باحدیٰ عشرۃ رکعتاً (المؤطاء امام مالک)

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابیؓ بن کعب اور تمیمؓ داری کو حکم دیا کہ وہ دونوں لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح پڑھائیں اس سے مراد آٹھ رکعات تراویح اور تین وتر ہیں۔ البتہ حضرت عمر کی طرف بیس رکعات تراویح والی جو روایت منسوب کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک راوی یزید بن رومان ہے جس نے حضرت عمر کا زمانہ تک نہیں دیکھا۔ اس کے شاہد خود حنفی علمائے کرام بھی ہیں۔ چنانچہ علامہ عینیؒ حنفی و علامہ زیلعی حنفیؒ اپنی کتاب عمدۃ القاری اور نصب الرایہ میں فرماتے ہیں یزید ابن رومان لم یدرک عمرؓ یعنی یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ نہیں دیکھا اور جن لوگوں نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ دیکھا وہ کہتے ہیں کہ جناب امیر المومنین نے گیارہ رکعت کا ہی حکم صادر فرمایا جیسا کہ سائب بن یزید کی روایت پہلے گزر چکی ہے۔ اس لیے امام مالک

فرمایا کرتے تھے" والذی اخذ به نفسی فی قیام شهر رمضان الذی جمع عمر علیه الناس احدی عشرة رکعة بالوتر وهی صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم. (کتاب الحوادث والبدع علیہ ۵۶)

ترجمہ: تراویح کے بارے میں میں نے اپنے لیے وہی راستہ اختیار کیا جس کا حضرت عمرؓ نے حکم دیا تھا یعنی گیارہ رکعت تراویح اور تین وتر۔ یہی طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے فیصلے کے خلاف کسی نے آواز نہیں اٹھائی ورنہ اجلّہ صحابہؓ اور تابعین موجود تھے۔ کوئی تو کہتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت بیس رکعت ہیں آپ آٹھ کا حکم فرما رہے ہیں؟ تو معلوم ہوا کہ آٹھ رکعات پہ تمام صحابہؓ کا اجماع تھا، باقی حنفی لوگ سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶ کی جو حدیث پیش کرتے ہیں" کہ کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة" یعنی لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے یہ روایت بھی ضعیف ہے اس کے علاوہ اس سے یہ بات بھی ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ اصل چیز یہی ہے دیکھنے کی کہ آپؓ نے خود کتنی رکعات پڑھانے کا حکم فرمایا اور جس کام کا آپؓ نے حکم نہیں دیا اس کو ان کی طرف منسوب کرنا سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے۔

رکعات تراویح کی صحیح تعداد علمائے احناف کی نظر میں

امام محمدؒ امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں سے ایک اہم شاگرد شمار کیے جاتے ہیں اور حنفی مسلک کا زیادہ تر دارومدار بھی امام محمدؒ کی تصانیف پہ ہے۔ ان کی مشہور تصنیف

موطا امام محمدؒ ہے اور احناف میں اسے خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ امام محمدؒ اپنی اسی کتاب میں ایک باب یوں قائم کرتے ہیں "باب قیام شہر رمضان" ص۱۳۸۔ باب کے حاشیہ پر مولانا عبدالحیؒ لکھنوی حنفیؒ نے لکھا ہے کہ قیام شہر رمضان سے مراد تراویح ہے۔ امام محمدؒ اس باب میں بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۵۴ والی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے لائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ تراویح نہیں پڑھتے تھے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ "وبھذا کلہ ناخذ" یعنی ہم بھی اس کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک گیارہ رکعت تراویح مع وتر ہی سنت نبوی ہے اور "وبھذا کلہ ناخذ" سے صاف واضح ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کیونکہ امام ابوحنیفہؒ سے بھی بیس رکعات تراویح صحیح سند کے ساتھ قطعاً ثابت نہیں۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین ط

علامہ بدر الدین عینی حنفیؒ اپنی مشہور تصنیف عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۷ ص ۱۷۷ طبع منیریہ میں رقمطراز ہیں "فان قلت لم یتبین فی الروایات المذکورۃ عدد الصلوٰۃ التی صلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تلک اللیالی قلت روی ابن خزیمۃ وابن حبان من حدیث جابر رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعت ثم اوتر۔ ترجمہ۔ اگر تو دعویٰ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین راتوں میں جماعت سے تراویح پڑھائی ان میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھائی تھیں تو میں کہوں گا

ابن خزیمہؒ اور ابن حبان میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان راتوں میں آٹھ رکعات ہی پڑھائی تھیں اس کے بعد وتر پڑھائے۔

مولانا عبدالحئیؒ لکھنوی فرماتے ہیں" واما العدد فروی ابن حبان وغیرہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فی تلک اللیالی ثمان رکعت وثلاث رکعات وترا۔ ترجمہ: سوال کہ رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین راتوں میں تراویح پڑھائی تھیں ان کی تعداد کتنی تھی؟ تو اس سلسلہ میں ابنِ حبان وغیرہ میں ہے کہ آپؐ کی تراویح آٹھ رکعات تھیں۔ (عمدۃ الرعایۃ ج ۱ ص ۲۰۷) اور تعلیق الممجد ص ۱۳۸ پہ علامہ عبدالحئیؒ لکھنوی آٹھ رکعات تراویح والی حدیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں" وھذا اصحّ الحدیث" یعنی یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

شیخ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں" والصحیح ماروتہ عائشۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی احدیٰ عشرۃ رکعۃ کما ھو عادتہ فی قیام اللیل" (ما ثبت بالسنۃ ص ۲۹۲) یعنی صحیح بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح گیارہ رکعات ہی تھیں جیسا کہ دوسری عام راتوں میں آپ کی عادت شریفہ ہوتی تھی، اسی طرح شیخ عبدالحق دہلوی اپنی ایک دوسری کتاب مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۵۷ پر لکھتے ہیں" تحقیق آنست کہ صلوۃ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) در رمضان ہماں نماز معتاد او بود و یازدہ رکعات کہ دائم تہجد می گزارد، چنانکہ معلوم گردد۔ یعنی تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں گیارہ رکعات ہی تراویح پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ آپؐ کی

عادت مبارکہ تھی۔ دوسری عام راتوں میں تہجد کے وقت بھی گیارہ رکعات ہی پڑھا کرتے تھے۔

دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیری کا اعلانِ حق

مکتبہ دیوبند کی مسلمہ شخصیت اور دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری دیوبندی ڈنکے کی چوٹ پہ اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات ہی تھیں اور بیس رکعات والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے چنانچہ ان کی اصل عبارت اور ان کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے۔

" ولا مناص من تسليم ان التراويح عليه السلام كانت ثمانية ركعات ولم يثبت فى رواية من الروايات انه عليه السلام صلى التراويح والتهجد علحدة فى رمضان - واما عشرون فهو عنه عليه السلام بسند ضعيف وضعفه اتفاق" العرف الشذى ص ۳۰۹ ، بعض طبع میں ص ۳۰۲)

ترجمہ : اس بات کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات ہی تھیں اور کسی روایت میں قطعاً یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے تراویح و تہجد الگ الگ پڑھی ہوں۔ آگے لکھتے ہیں " صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی نماز تراویح صرف آٹھ رکعات ہی تھیں اور بیس رکعات والی روایت ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پہ سب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ بخاری شریف)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تراویح کے بارے میں ایک وضاحت

بعض لوگ کہتے ہیں ہم بیس رکعات تراویح اس لئے پڑھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی بیس رکعات ہی پڑھائی جاتی ہیں اگر تراویح بیس رکعات سنت نہ ہوتیں تو حرمین شریفین میں کبھی نہ پڑھائی جاتیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب۔ اصل بات یہ ہے کہ آل سعودؒ سے پہلے ترکی دور میں حجاز مقدس میں شرک و بدعت کا دور دورہ تھا حتیٰ کہ بیت اللہ شریف میں چار مصلے چاروں اماموں کے نام پر الگ الگ بنے ہوئے تھے ہر فرقہ دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھتا تھا۔ صحابہ کرامؓ کی قبروں پر چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ بن سعود نے حجاز شریف پر قبضہ کرتے ہی تمام شرکیہ اور بدعیہ امور ختم کر دیئے البتہ مباح چیزیں علیٰ حالہ رہنے دیں جن میں سے ایک تراویح کا مسئلہ بھی تھا چونکہ تراویح ایک نفلی عبادت ہے جو حسب توفیق جس قدر کوئی عبادت کر سکتا ہے کرے اس کی کوئی حد بندی نہیں البتہ مسنون تراویح صرف آٹھ رکعات ہی ہیں جیسا کے اوپر دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور یہی فیصلہ ملک سعودی عرب کے علماء کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب میں حرمین شریفین کے علاوہ دوسری مساجد میں آج بھی آٹھ رکعات ہی تراویح پڑھائی جاتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ

اگر ہمارے حنفی بھائی بیس رکعات تراویح کے مسئلہ پر حرمین شریفین کی تراویح بطور دلیل پیش کرتے ہیں تو ہمیں ان کی یہ دلیل بھی منظور ہے اھلاً وسھلاً مرحبا لیکن ایک شرط پر وہ یہ ہے کہ جس طرح وہ حرمین شریفین میں تراویح دیکھ کر بیس رکعات تراویح پڑھ رہے ہیں اسی طرح انہیں چاہئے کہ آئندہ وہ قرأت فاتحہ، خلف الامام، رفع الیدین اور آمین بالجہر کے مسائل پر بھی عمل کریں کیونکہ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی کے آئمہ کرام ان مسائل کا ہی قائل اور فاعل ہیں اسی طرح آئندہ ہمارے بھائی نماز وتر بھی حرمین شریفین کی طرح دو رکعات الگ اور ایک رکعات الگ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر وتروں میں دعائے قنوت پڑھا کریں ہمیں یقین ہے کہ اگر ہمارے حنفی بھائی حرمین شریفین کے آئمہ کے طریقہ کے مطابق نمازیں ادا کریں تو ملک میں مذہبی کشیدگی بہت حد تک ختم ہو سکتی ہے۔ آیئے صدق نیت سے بسم اللہ کیجئے (حنفی بھائیو قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔)

(اللهم ارنا الحق حقاً وارنا الباطل باطلاً آمين)

ادارہ کے بارے میں جید علماء کرام کے تاثرات

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين
اما بعد فلقد حضرت قرية اسحاق آباد في مجموعة من اهالي
وشاهدت كلية القرآن والحديث التابع للشيخ الحافظ
عبد الغني حفظه الله تعالى ، والكائن في قرية اسحاق آباد
بمحافظة ديره غازيخان . فوجدت ان هنالك طلاب
لا يقل عددهم عن خمسة وسبعين طالباً ما بين المقيم
والمحلي ووجدت نشاط المدرسة على احسن
ما يرام ، وللشيخ عبد الغني واعوانه نشاط
ملموس في مجال الدعوة كذلك الا انه يحتاج الى
دعم مادي بحيث ان المدرسة لا زالت تحت البناء
وتحتاج الى توسعة كذلك .
فالرجاء من الاخوة الميسورين المنفقين في سبيل الله
الاعتناء التام بهذه المدرسة حتى يتمكن الاخوة
من استكمال البناء وتشغيل المشروع

والله الموفق والمعين — اخوكم في الله

وكتبه — حافظ عبد الرحمن عبد الله

مدير ادارة المدارس الدعوة الباكستانية

مركز الدعوة والارشاد لاهور

٢٧/١١/١٤١٥ھ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الرحمن مکی مرکز الدعوۃ والارشاد لاہور سے تاثرات

الشیخ حافظ عبد الغنی حفظہ اللہ کے ادارہ کلیۃ القرآن والحدیث اسحاق آباد میں حاضر ہوا جہاں پچھتر سے زائد مقامی اور بیرونی طلبہ زیر تعلیم تھے۔ مدرسہ کی اعلیٰ کارکردگی دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی نیز الشیخ عبد الغنی اور ان کے معاونین درس و تدریس کے علاوہ دعوت و تبلیغ کا کام بھی بڑھ چڑھ کر کر رہے ہیں۔ ان کو مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ان کا مدرسہ زیر تعمیر ہے اور یہ اپنے ادارہ کو توسیع بھی دینا چاہتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں سے میری اپیل ہے کہ وہ اس ادارہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جام پور : 18 ۲۲۰

Idara Tabligh Jamiat Ahl-Hadees Jampur.

ادارہ تبلیغ جمیعۃ اہلحدیث جام پور

Distt. Rajanpur (Pakistan) — ضلع راجن پور (پاکستان)

Ref. No. — Dated ١٩٩٣/٨/٨ء

لمن يهمه الأمر

إن الحمد لله والصلاة والسلام على من لا نبي بعده:

تشهد إدارة جمعية أهل الحديث المركزية باكستان بأن السيد/ حافظ عبد الغني بن غلام حسن
مدير كلية القرآن والحديث، وأمين العام لجمعية أهل الحديث بمديرية ديره غازيخان
وله عزم صادق لإنشاء المسجد الجامع ومدرسة كبيرة علمًا أنه مقيم في منطقة فقيرة [illegible]
أهلها أكثرهم فقراء لا يقدرون إنشاء المسجد وعمارة المدرسة وهو قد اشترى
لهذا القصد النبيل قطعة الأرض ولكن هي لا تكفي لسعة [illegible] ـ
ولذا نلتمس من جميع المحسنين أن يمدوا له يد التعاون والمالي بكل الوسائل الموجودة
لديكم ـ
والله لا يضيع أجر من أحسن عملا ـ
وصل اللهم وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه أ[illegible]

ساجد میر
(ساجد مير)
أمير جمعية أهل الحديث المركزية
الرئيس العام لجمعية أهل الحديث المركزية باكستان

محمد یٰسین ظفر
جمعية أهل الحديث المركزية
راجن پور (پنجاب) پاکستان
أمير جمعية أهل الحديث المركزية
بمديرية راجن پور

جناب پروفیسر علامہ ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہلِ حدیث پاکستان

(کے تاثرات)

محترم حافظ عبدالغنی غلام حسن مدیر کلیۃ القرآن والحدیث ڈیرہ غازیخان خلوص نیت کے ساتھ دینی تعلیم کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ادارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں یہ پسماندہ اور غریب علاقہ میں کام کر رہے ہیں یہاں کے لوگ تنگدستی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو مدرسہ کے اخراجات اُٹھانے سے قاصر ہیں۔ حافظ عبدالغنی ادارہ کی توسیع کے لیئے زمین بھی خرید نا چاہتے ہیں۔ مَیں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ بھرپور مالی تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی نیک عمل کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

ادارہ کی چند اہم مطبوعات

1-اصلاح عقیدہ توحید -2- کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟ (فور کلر کلینڈر) -3- غیر اللہ کی نذر و نیاز حرام اور شرک ہے -4-وسیلہ کی حقیقت قرآن وسنت کی روشنی میں -5- کیا نبیؐ، ولی اور شہید حاضر ناظر ہیں؟-6- شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عقیدہ اور مسلک -7- میں نے قبر پرستی سے کیسے توبہ کی؟ (صرف کتاب) -8- بے نماز مسلمان کا عبرتناک انجام-9- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز (پاکٹ سائز) -10- حُرمت تقلید قرآن وسنت اور آئمہ اربعہ کی نظر میں - 11 - قرات فاتحہ خلف الامام-12- اثبات رفع الیدین-13- آمین بالجھر -14- جماعت میں سینہ پر ہاتھ باندھنے اور پاؤں سے پاؤں ملانے کا ثبوت-15 التحقیق فی رکعات تراویح -16- اطاعت نبیؐ ضروری ہے یا جشن میلاد؟ 17- اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنا ناجائز اور بدعت ہے -18- ماتم اور عزاداری کی شرعی حیثیت -19- رجبی کونڈوں کی حقیقت - 20 - معاشرہ کی چندہ مہلک خرابیاں اور ان کا علاج -21- فضائل و مسائل رمضان المبارک -22- عیدالفطر اور فطرانہ کے ضروری مسائل-23- فضائل ومسائل قربانی-24- شب برات کی حقیقت۔

یہ تمام لٹریچر، پمفلٹ اور اشتہار کی صورت میں دستیاب ہے۔ان میں سے آپ کوئی اشتہار یا پمفلٹ پڑھنا چاہتے ہیں یا کسی کو پڑھانا چاہتے ہیں تو ڈاک خرچ اور اشاعت فنڈ کے لئے فی کس کے حساب سے -/20روپے نقد یا ڈاک ٹکٹیں بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔مکمل سیٹ بمع ڈاک خرچ -/300روپے بھیج کر طلب کیجئے۔

الداعی الی الخیر۔ **حافظ عبدالغنی آلِ حسن**

پوسٹ بکس نمبر 45 ڈیرہ غازی خان پاکستان فون 46660-0641

اہداف دکلیۃ القرآن والحدیث اسحاق آباد

مسلمانوں کو جاہلانہ رسومات وعقائد اور مشرکانہ بدعات و خرافات کے ظلمات اور اندھیروں سے نکال کر کتاب وسُنت کے مطابق شاہراہِ توحید باری تعالیٰ پہ چلانا اور اللہ کے برگزیدہ پیغمبر امام الانبیاء خطیبِ روزِ جزا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مُلک کے کونے کونے شہر دیہات دُکان مکان دفتر امیر غریب سِول اور ملازمین تک پہنچانا ہمارا نصب العین ہے۔ اس غرض کے لیے اب تک ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات اور پمفلٹ ہزاروں روپے خرچ کر کے مفت تقسیم کئے گئے جن سے لاکھوں افراد مستفید ہو کر شرک و بدعت سے تائب ہو کر اپنے عقیدہ وعمل کی اصلاح کر چکے ہیں۔

یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور پھر آپ جیسے مخلص دین دار اور قرآن وسُنت سے محبت رکھنے والے بہن بھائیوں کے تعاون سے ہی ممکن ہؤا ہے۔ آیئے اس رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں بھی (جس میں دوسرے دنوں کے مقابلے میں ستر فیصد ثواب زیادہ ہوتا ہے) اپنی زکوٰۃ وصدقات اور عام خیرات ادارہ تبلیغ کے اکاونٹ میں جمع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ فی الدارین وبارک اللہ فیکم آمین

الداعی الی الخیر: عبدالغنی آلِ حسن خادم کلیۃ القرآن والحدیث
پوسٹ بکس 45 اِسحاق آباد۔ چوک چورہٹہ ڈیرہ غازیخان
فون نمبر 0641-466650